قدمی
۹۳۵

مختصر حالات

قدوۃ الواصلین، شمس العاشقین، عارف اکمل، رہبر کامل
عالمِ باعمل، مجسمۂ ہدایت، بحر فیوض و برکات، واقفِ
اسرار یزدانی، جنید زمانی، قطب دوراں، فنا فی اللہ
و فنا فی الرسولؐ۔ حضور قبلہ عالم خواجۂ خواجگان

حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

801

مرتبہ

خاکپائے فخر المشائخ و گدائے آستانہ ثانی لاثانیؒ و شیر ربانیؒ شرقپوری
ماسٹر محمد حسین طارق شرقپوری، نقشبندی، مجددی
منڈی فاروق آباد۔ ضلع شیخوپورہ

شعبہ نشر و اشاعت
دارالمطالعہ شیر ربانیؒ منڈی فاروق آباد۔ تحصیل و ضلع شیخوپورہ
باتعاون
دار المبلغین حضرت میاں صاحبؒ شرقپوری شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

53545

میں اپنی کتاب کو جو میری ایک حقیر سی کاوش ہے بارگاہِ قطبِ عالم قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، شمس العاشقین، عارف اکمل، عالمِ مجسمۂ ہدایت، بحرِ فیوض و برکات، واقفِ اسرارِ یزدانی، عارفِ ربانی جنید زمانی، محبوب سبحانی، شیرِ یزدانی فنا فی اللہ و فنا فی الرسول، حضور قبلہ عالم خواجۂ خواجگان **حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی** رحمۃ اللہ تعالیٰ

کے حضور نذرانۂ عقیدت اور ان کی نسبت اپنے مرشدِ طریقت، کاشفِ اسرارِ حقیقت، پاسبان سلسلہ نقشبندیہ، ترجمانِ مسلک حضرت مجدد الف ثانیؒ، زبدۃ العارفین، قدوۃ السالکین، مثل الصورۃ والسیرۃ اعلیٰحضرت میاں صاحب شیر ربانیؒ، فخر المشائخ صاحبزادہ الحاج حضرت **میاں جمیل احمد** صاحب دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے کرتا ہوں تاکہ میری اور میرے معاونین کی آخرت کی فلاح و بہبود اور دین و دنیا کی کامیابی کا سبب بنے۔

ماسٹر محمد حسین طارق شرقپوری، نقشبندی، مجددی

Marfat.com

پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ٥ اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ النَّبِیِّ الۡکَرِیۡمِ ٥

بندہ ناچیز اپنے پیر و مرشد آسمان ولایت کے آفتاب۔ دنیائے روحانیت کے ماہتاب، پاسبان سلسلہ نقشبندیہ، ترجمان مسلک حضرت مجدد الف ثانیؒ بانی تحریک یوم سیدنا صدیق اکبرؓ۔ و بانی تحریک یوم سیدنا حضرت مجدد الف ثانیؒ۔ زبدۃ العارفین۔ قدوۃ السالکین۔ پیر طریقت۔ رہبر شریعت۔ واقفِ اسرار حقیقت۔ محب الفقراء و علماء ربانی۔ مثل الصورۃ والسیرۃ اعلیٰ حضرت میاں صاحب شیر ربانیؒ جگر گوشۂ سرکار حضرت ثانی لاثانیؒ۔ جانشین اعلیٰ حضرت میاں صاحب شیر ربانیؒ فخر المشائخ حضور قبلہ عالم صاحبزادہ الحاج حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری مدظلہ العالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی و ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہما شرقپور شریف کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ آپ سرکار کی خدمت اقدس میں اور بھی بہت سے پیر بھائی حاضر تھے۔

آپ سرکار نے ہم سب سے مخاطب ہو کر فرمایا: بیلیو!

ہم سب کو چاہیئے کہ اسلام کی اپنی ہمت کے مطابق جتنی ہو سکے زیادہ سے زیادہ خدمت کریں۔ اگر آپ اس قابل ہیں کہ کوئی کتاب لکھ سکیں تو کتاب لکھ کر دین کی خدمت کریں۔ اگر آپ کتاب نہیں لکھ سکتے تو پمفلٹ ہی چھپوا دیں۔ اگر پمفلٹ نہیں چھپوا سکتے تو کتابیں خرید کر پڑھنے کے لئے تقسیم کریں۔ اگر ایک آدمی اکیلا کتاب نہیں خرید سکتا۔ تو وہ چند دوستوں کے ساتھ مل کر ایک کتاب خریدیں اور پڑھنے کے لئے دوسرے لوگوں کو دیں۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی اسلام سے واقفیت حاصل کر سکیں۔

آپ سرکار نے مزید فرمایا کہ آپ اسلام کی زیادہ سے زیادہ تبلیغ کریں۔ اگر آپ ہم حضرت مولانا محمد عمر اچھروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ یا حضرت مولانا محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرح عالم دین نہیں ہیں۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اسلام کی تبلیغ نہ کریں۔ آپ سرکار نے فرمایا: آپ کو جو آتا ہے جس چیز کا آپ کو خدا نے علم دیا ہے جیسے کہ فضائل نماز فضائل درود شریف

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب سید المرسلین حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلّم کی شان اور ارشاداتِ عالیہ صحابہ کرام و بزرگان دین کے حالات جو کچھ آپ کو آتے ہوں اُن کی تبلیغ کریں تاکہ تمہارا بھی تبلیغ دین میں حصّہ ہو جائے۔

ہمارے شیخ پیر و مرشد حضور قبلہ عالم سچے عاشقِ محبوبِ رب العالمین فنا فی اللہ و فنا فی الرسول ہیں۔

آپ سرکار کی دینی خدمات تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ سرکار نے اپنی تمام زندگی تبلیغ دین اور خلقِ خدا کی اصلاح کے لئے وقف کر رکھی ہے۔

آپ سرکار دامے، درمے، قدمے، سخنے ہر لحاظ سے دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ سرکار تبلیغ دین کے لئے صبح کہیں، دوپہر کہیں، شام کہیں اور رات کہیں ہوتے ہیں۔ غرضیکہ دین کی خاطر ہر وقت سفر میں ہی رہتے ہیں۔

بعض اوقات ایک ماہ میں ایک سو سے ڈیڑھ سو تک جلسوں میں شرکت فرما کر خلق خدا کو عشقِ مصطفیٰ اور سنت مطہرہ اور بزرگانِ دین کے نقش قدم کے مطابق زندگی بسر کرنے کا سبق دیتے ہیں۔ عوام الناس کو صحابہ کرام اولیاء کرام کی دینی اور ملی خدمات کا تعارف کرواتے ہوئے اُن کے نقشِ قدم پہ چلنے کی تلقین کرتے ہیں۔

قریہ قریہ اور شہر شہر قدمے، سخنے تبلیغ کرنے کے علاوہ آپ سرکار کی دینی خدمات شعبہ نشر و اشاعت میں بھی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ سرکار کے زیر اہتمام ہر ماہ ماہنامہ "نورِ اسلام" شائع ہوتا ہے جس میں محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم کی شانِ اطہر صحابہ کرام اور بزرگانِ دین کے زندگی کے حالات سے عوام الناس کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ آپ سرکار نے ماہنامہ نورِ اسلام کے علاوہ مکتبہ نورِ اسلام سے بہت سی اسلامی کتابیں شائع کروائی ہیں۔ جن میں صدائے حق، تنویر حرم، ارشاداتِ مجددیہ، مسلک مجدد رح۔ مقالات یوم مجدد۔ مناسک حج۔ ماہنامہ نورِ اسلام کا شیر ربانی نمبر ماہنامہ نورِ اسلام کا امام اعظم نمبر۔ ماہنامہ نورِ اسلام کا اولیائے نقشبند نمبر، خزینہ معرفت، فضائل حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مختصر حالات حضرت مجدد الف ثانی رح فضائل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مختصر حالات اعلیٰ حضرت شیر ربانی و ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہما ہیں۔

Marfat.com

عرضیکہ آپ سرکار کی دینی خدمات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ سرکار نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر رکھا ہے۔

بندہ ناچیز احقر الحقیر آپ سرکار کے ادنیٰ خادم کی حیثیت سے آپ سرکار کے ارشادات عالیہ کی تکمیل میں مختصر حالات شیر یزدانی۔ قطب ربانی۔ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ، ایک کتاب کی صورت میں پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہے۔

ناچیز کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بصدقہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم مجھے اور میرے ساتھ تعاون کرنے والوں کو دین دنیا میں اجر عظیم عطا فرمائے۔

میں شیخ محمد اقبال (دوان فروش) کا بھی ممنون ہوں کہ انہوں نے اس کارِ خیر میں میرے ساتھ تعاون فرمایا۔

تعارف بزمِ جمیل منڈی فاروق آباد

آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے عقیدت مندوں کی نمائندہ تنظیم بزم جمیل منڈی فاروق آباد کا قیام ۲۔ جنوری ۱۹۸۲ء کو عمل میں لایا گیا۔ اپنے قیام سے لے کر اب تک بزم جمیل منڈی فاروق آباد کی کارکردگی اپنی مثال آپ ہے۔ اس مختصر سے عرصہ میں بزم جمیل کے زیر اہتمام ہر سال باقاعدگی سے منڈی فاروق آباد میں میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کانفرنس۔ امام اعظم کانفرنس۔ شہادت کانفرنس۔ مجدد اعظم کانفرنس اور شیر ربانیؒ کانفرنس کا انعقاد انتہائی شان و شوکت سے کیا جاتا ہے۔ ان کانفرنسوں میں وطن عزیز کے جید مشائخ و نامور علمائے کرام خطاب فرماتے ہیں

حضور قبلہ عالم پیر و مرشد کی ہدایت کے مطابق اراکین بزم جمیل گاؤں گاؤں جا کر

Marfat.com

اصلاحی تبلیغی پروگرام پیش کرتے ہوئے یوم میلادِ مصطفیٰ ، یوم سیدنا صدیق اکبرؓ یومِ شیرِ خدا رضؓ یومِ امام حسنؓ ۔ یوم امام حسینؓ ۔ یوم غوثِ اعظمؒ ۔ یومِ امام اعظمؒ ۔ یومِ حضرت مجدد الف ثانیؒ ۔ و یومِ شیر ربانیؒ مناتے ہیں ۔

اِن پروگراموں میں خطیب پاکستان ۔ فخر اہلسنت ۔ مقرر شیریں بیان حضرت علامہ مولانا محمد یوسف صاحب شرقپوری نقشبندی ، مجددی خطیب اعظم فاروق آباد اور جناب ملک محمد امین صاحب نعت خواں ریڈیو پاکستان اللہ تعالیٰ کی رضا اور عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم حاصل کرنے کے لئے بغیر کسی معاوضہ کے تبلیغ کرنے کے لئے اراکین بزم جمیل کے ساتھ گاؤں گاؤں جاتے ہیں ۔

اراکین بزم جمیل منڈی فاروق آباد میں مدرسہ شیر ربانیؒ کی تعمیر و ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں ۔

نوجوانوں کے مطالعہ کے لئے ایک لائبریری دار المطالعہ شیر ربانیؒ و شعبہ نشر و اشاعت قائم کیا گیا ہے ۔ جس میں تفاسیر قرآن ۔ احادیث فقہ و دیگر اسلامی کتب پڑھنے والوں کو مطالعہ کے لئے فراہم کی جاتی ہیں ۔ شعبۂ نشر و اشاعت اسلامی تبلیغ ، اصلاحی پمفلٹ اور دینی کتب شائع کرکے دینی خدمات سرانجام دے رہا ہے ۔

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر عظیم الشان جلوس نکالنے کے علاوہ محفل نعت کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے ۔

حضور قبلہ عالم پیر و مرشد سرکار کی ہدایت کے مطابق ہر جمعہ کو ختم خواجگان شریف پڑھا جاتا ہے ۔ ختم شریف کے بعد حاضرین کو قدوۃ الواصلین ۔ شمس العاشقین عارف اکمل ۔ عالم باعمل ۔ مجسمہ ہدایت ۔ بحر فیوض و برکات ، واقف اسرار یزدانی ، عارف ربانی جنید زمانی ۔ محبوب سبحانی ۔ شیر ربانی ۔ فنا فی اللہ و فنا فی الرسول حضور قبلہ عالم اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ فداہ روحی و قلبی کے مختلف حالات زندگی اور آپ سرکار کے ارشاداتِ عالیہ پیش کئے جاتے ہیں ۔

بلاشبہ بزمِ جمیل فاروق آباد اپنے کردار او اغراض و مقاصد کے اعتبار سے منڈی فاروق آباد کی فعال ترین دینی تنظیم ہے ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرق پور شریف میں

سالانہ ختم مُبارک

زیر اہتمام فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں **جمیل احمد** صاحب دامت برکاتہم العالیہ شرق پوری

قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، پیر طریقت حامی شریعت، شہباز لامکانی واقف اسرار یزدانی حضرت

ثانی لاثانی جناب میاں **غلام اللہ** صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین و

برادر حقیقی شیر ربانی شہباز لامکانی حضرت مولانا میاں **شیر محمد** صاحب شرقپوری قدس سرہٗ العزیز

کا سالانہ ختم مُبارک **۱۷،۱۸** اکتوبر بمطابق ۱،۲ کاتک شرق پور شریف میں ہر سال

منعقد ہوتا ہے!

الدعیان الی الخیر: صاحبزادہ میاں خلیل احمد، صاحبزادہ میاں سعید احمد، صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری شرقپور شریف

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حالات

عاشق یزدانی حضرت خواجہ
ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ کو تصوف میں بطریق اویسیت حضرت سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت ہے۔ چونکہ آپ کی ولادت بعد وفات حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے ہوئی +

نقل ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رح ہر سال دہستان قبور شہداء کی زیارت کو جایا کرتے تھے جب راستہ میں خرقان میں پہنچتے اُس جگہ کھڑے ہوتے۔ اور اس طرح سے سانس لیتے جیسے کہ کوئی کچھ سونگھتا ہے تب مرید عرض کرتے کہ حضرت ہم کو تو کچھ خوشبو نہیں آتی۔ آپ کیا سونگھتے ہیں۔ آپ جواب میں فرماتے کہ اس چوروں کے گاؤں سے ایک مرد کی خوشبو آتی ہے۔ اس کا نام علی اور کنیت ابوالحسن رح ہے اور اس میں تین باتیں مجھ سے زیادہ ہونگی۔ اُس پر ایک تو بار عیال ہوگا۔ دوسرا کھیتی کرے گا۔ تیسرے درخت لگایا کرے گا۔ سبحان اللہ یہ پیشین گوئی تھی جو حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی +

نقل ہے کہ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رح ابتداءمیں بارہ سال تک عشاء کی نماز خرقان میں باجماعت پڑھ کر حضرت سلطان العارفین بایزید رح کے مزار پر انوار پر جاتے اور وہاں متوجہ روح پر فتوح ہو کر منتظر مترقب برکات وافاضات کھڑے رہتے۔ اور التجا کرتے کہ الٰہی جو خلعت تو نے سلطان العارفین بایزید رح کو فضل عطا کیا ہے۔ اس میں سے ابوالحسن رح کو بھی عطا فرما۔ پھر واپس آتے اور عشاء ہی کے وضو سے صبح کی نماز باجماعت پڑھتے +

خواجہ مولانا ابن روزجہان اصفہانی رح نے حضرت شیخ عبدالحق رح محدث دہلوی کے شرح وصیت نامہ میں حضرت

Marfat.com

خواجہ ابوالحسنؒ کا سلسلہ چند واسطوں سے حضرت بایزیدؒ سے اس طرح بھی ملایا ہے۔ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانیؒ مرید ابی مظفرؒ مولانا ترک طوسیؒ کے اور وہ مرید حضرت خواجہ اعرابی عشقیؒ کے اور وہ مرید حضرت خواجہ محمد مغربیؒ کے اور یہ مرید سلطان العارفین بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے اور شیخ ابوالعباس قصابؒ نے فرمایا تھا کہ یہ میرا معاملہ ارشاد بعد میرے خرقانی کی جانب رجوع ہو جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا+

نقل ہے حضرت خواجہ ابوالحسنؒ نے چالیس سال تک سر تکیہ پر نہیں رکھا۔ اور صبح کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھی۔ آپ کے پاس ایک باغ تھا۔ ایک بار جو آپ نے اُسے کھودا تو چاندی نکلی اور پھر دوسری بار کھودا تو سونا نکلا تیسری بار کچھ موتی اور ہیرے جواہرات نکلے۔ تب آپ نے کہا کہ خداوندا! تیرے در کا فقیر ابوالحسن اس چاندی سونے اور ہیرے جواہرات پر فریفتہ نہ ہوگا۔ اے خداوند اس تیرے فقیر کو اگر دین و دنیا دونو ملجاویں تب بھی اس کو سوائے تیری ذاتِ پاک اور تیری محبت و عشق کے اور کسی طرف توجہ اور خیال نہیں ہوگا۔ خداوندا مجھے تو تیرے عشق و محبت اور تیری ذات پاک کی دولت چاہیئے + اللّٰہُ اکبر!

حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص حدیث پاک بیان کرتا ہے۔ تو میری آنکھیں اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ابرو مبارک پر لگی رہتی ہیں۔ جس حدیث پہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابرو مبارک کھینچ لیتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانیؒ کے متعلق فرماتے ہیں۔

آپ قدیم مشائخ کبار میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے زمانے میں تمام اولیائے اکرام اصحاب میں ممتاز تھے۔ شیخ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے ملاقات کی۔ مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی۔ چلتے وقت شیخ ابوسعیدؒ نے کہا کہ میں آپ کو اپنا جانشین مقرر کرتا ہوں۔ میں نے شیخ ابوسعیدؒ کے خادم حسن مئودب سے سُنا کہ جب شیخ ابوسعید کے پاس پہنچے۔ تو آپ نے کوئی بات نہیں کی۔ صرف سُنتے رہے اور گاہے گاہے حضرت ابوالحسن خرقانیؒ نے کوئی سوال کیا تو آپ نے جواب ضرور دیا۔ حسن مئودب نے پوچھا۔ آپ خاموش کیوں رہے۔ فرمایا ایک موضوع کی تشریح ایک ہی آدمی کر سکتا ہے۔ میں نے اپنے استاد ابوالقاسم قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ سے سُنا۔ جب وہ خرقان آئے تو ابوالحسن خرقانیؒ کے دبدبے سے اُن کی فصاحت اور بلاغت ختم ہوگئی اور یہ محسوس ہُوا۔ گویا کہ کسی نے اُن کی ولائت چھین لی ہے۔

Marfat.com

حضرت ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: دو راستے ہیں :۔
ایک غلط اور ایک صحیح ۔
غلط راستہ بندے کا خدا کی جانب ہے اور صحیح راستہ خدا کا بندے کی طرف ہے جو یہ دعویٰ کرے کہ خدا کو پا لیا۔ اُس نے نہیں پایا۔
ہاں جو یہ کہے کہ مجھے خدا تک پہنچا دیا گیا۔ اُس نے خدا کو پالیا۔ سوال خدا کو پانے یا نہ پانے کا نہیں۔ یا نجات حاصل کرنے یا نہ کرنے کا نہیں بلکہ خدا تک پہنچائے جانے یا نہ پہنچائے جانے۔ یا نجات دیئے جانے یا نہ دیئے جانے کا ہے۔

نقل ہے کہ ایک مرید نے حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ سے درخواست کی کہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں لبنان میں جا کر قطب عالم کی زیارت کروں حضرت رح نے اجازت دے دی ۔ جب وہ لبنان پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ بہت سے لوگ ایک جنازہ سامنے رکھے بیٹھے ہیں اور نماز جنازہ نہیں پڑھتے ۔ مرید نے لوگوں سے پوچھا کہ نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ اُنھوں نے کہا کہ قطب عالم کا انتظار ہے۔ کیونکہ وہ ہر روز یہاں پانچوں وقت امامت کرتے ہیں۔ یہ سُن کر مرید بہت خوش ہُوا ۔ کچھ دیر کے بعد سب اُٹھ کھڑے ہوئے۔

مرید کا بیان ہے کہ میں نے شیخ کو دیکھا کہ امام بن کر نماز ادا کی ۔ مجھ پر وحشت طاری ہُوئی ۔ جب ہوش آیا تو لوگ مردے کو دفن کر چکے تھے اور شیخ تشریف لے جا چکے تھے ۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ شیخ کون تھے ؟ اُنھوں نے کہا ابوالحسن خرقانیؒ میں نے پوچھا پھر کب تشریف لائیں گے ؟ کہ نماز عصر کے وقت تشریف لائیں گے ۔ میں رو پڑا کہ میں ان کا مرید ہوں اور پھر بھی مجھے معلوم نہ تھا کہ قطب عالم وہی ہیں ۔ ورنہ یہ دُور دراز کا سفر نہ کرنا ۔ تم میری سفارش کرنا ۔ تاکہ مجھے وہ خرقان لے جائیں ۔ جب دوبارہ حضرت رح کو دیکھا اور آپ رح نماز کے بعد سلام پھیر چکے تو میں نے آپؒ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کی کہ میں پشیماں ہوں ۔ مجھے بھی خرقان لے چلیں۔
حضرت شیخؒ نے فرمایا کہ تجھے اس شرط پر خرقان لے چلتا ہوں کہ جو کچھ تو نے دیکھا ہے کسی پر ظاہر نہ کرنا ؛ کیونکہ میں نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی ہے کہ اس جہان میں مجھے خلقت کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھے۔

Marfat.com

آپ رح کبھی سماع نہیں سُنا کرتے تھے۔ آپؒ ایک دفعہ شیخ ابو سعید ابوالخیریؒ کی مجلس میں تشریف فرما تھے کہ ابو سعیدؒ نے کہا۔ اگر اجازت ہو تو کچھ پڑھیں۔ آپؒ نے فرمایا۔ اگرچہ میں سماع نہیں سُنتا لیکن ایسے ہی سہی۔ قوال نے ایک شعر پڑھا۔ شیخ ابو سعید رح نے کہا۔ اُٹھنے کا وقت ہے۔

آپؒ فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے۔ تین بار آستینیں کو ہلایا اور زمین پر پاؤں مارا۔ اُسی وقت تمام در و دیوار اور مکان رقص میں آ گئے۔

شیخ ابو سعیدؒ نے کہا۔ بس کیجئے، ورنہ تمام بنیاد خراب ہو جائے گی اور پھر کہا خدا کی قسم بس کیجئے آسمان و زمین آپؒ کے ساتھ رقص کرنے لگیں گے۔

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سماع اسی کے لئے درست ہے جو اوپر کی طرف عرش تک اور نیچے تحت الثریٰ تک جگہ کو دیکھے۔

ایک روز ابوالعمر ابو عباسؒ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رح کے پاس آئے۔ اُس وقت ایک طشت پانی سے بھر آپ کے آگے دھرا تھا۔ حضرت ابو عباسؒ نے اپنا ہاتھ اس طشت والے پانی میں ڈال کر ایک زندہ مچھلی نکالی اور حضرت خواجہ ابوالحسنؒ کے سامنے دھر دی۔ تب حضرت خواجہ رح نے یہ کیا کہ پاس ہی جو تنور روشن تھا اُس تنور میں اپنا ہاتھ ڈال کر ایک زندہ مچھلی نکالی اور فرمایا کہ آگ سے زندہ مچھلی نکالنا چاہیئے تب حضرت ابوالعمر ابو عباس رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ آؤ اس تنور میں گھسیں دیکھیں زندہ کون نکلتا ہے؟ تب حضرت خواجہ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آؤ ہم اپنی نیستی میں غوطہ لگائیں دیکھیں کہ اُس کی ہستی کے ساتھ زندہ ہو کر کون نکلتا ہے۔ یہ سُن کر حضرت ابوالعباس رح خاموش ہو گئے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرْ

شیخ بوعلی سینا حضرت ابوالحسنؒ کی زیارت کو خرقان میں آئے۔ اور جب آپ کے مکانؒ گئے تب آپ جنگل میں لکڑیاں لینے گئے ہوئے تھے۔ گھر سے دریافت کیا کہ شیخ ابوالحسنؒ کہاں ہیں۔ آپ کی بیوی صاحبہ یہ سن کر بہت جھنجلائیں اور کہا کہ اس جھوٹے کا نام کہاں لیتے ہو وہ تو کذاب ہے۔ دیکھا کہ وہ جنگل میں لکڑیاں لینے گیا ہے۔ تب شیخ بوعلی سینا کے دل میں گذرا کہ خدا خیر کرے! جب بی بی کا اپنے خاوند کے ساتھ یہ حال ہے تو نہیں معلوم شیخ کا کیا حال ہوگا۔ پھر بوعلی سینا جنگل کی طرف گئے دیکھا کہ شیخ ابوالحسنؒ ایک شیر کی پشت پر لکڑیاں لادے ہوئے چلے آتے ہیں۔ آپ کا یہ حال دیکھ کر شیخ بوعلی سینا کا سینہ ہلنے لگا اور چھکے چھوٹ گئے۔ جب اوسان بحال ہوئے تو کہا کہ حضرت یہ تو بتائیں کہ آپ کا تو یہ معاملہ ہے کہ شیر بھی آپ کا فرمانبردار ہے اور آپ کی بیوی صاحبہ کا آپ کے ساتھ یہ معاملہ تب آپ نے فرمایا کہ بھائی اگر میں ایسی بھیڑنکا

Marfat.com

بوجھ نہ اٹھاؤں تو بھلا یہ شیر میرا بار کیونکر اٹھاتا۔ پھر آپ مکان پر آئے اور بہت سی اسرار کی باتیں آپ سے ظہور میں آئیں۔ اور بو علی سینا بہت ہی معتقد ہو کر واپس تشریف لے گئے۔ آئے تھے ممتحن ہو کر اور گئے شاگرد ہو کر یہ طفیل عشق الٰہی کا تھا + اللہ اکبر!

ایک بار سلطان محمود غزنوی نے اپنے چہیتے غلام ایاز سے وعدہ کیا تھا کہ میں اپنا خلعت تجھ کو پہناؤں گا اور تیری تلوار اپنے سینہ پر رکھ کر غلاموں کی طرح تیرے سامنے کھڑا رہوں گا۔ جب سلطان محمود غزنوی حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی کی زیارت کو آیا تو پہلے قاصد کو بھیجا اور اُس سے کہہ دیا کہ جا کر یوں عرض کیجیو کہ محمود غزنی سے چل کر آپ کی زیارت کو یہاں آیا ہے۔ آپ ذرا تکلیف گوارا فرما کر شاہی خیمہ تک تشریف ارزانی فرمائیں! اور قاصد سے یہ بھی کہا کہ اگر نہ آئیں تو یہ آیت اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ پڑھ دینا۔ قاصد حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور محمود غزنوی کا سلام اور پیغام عرض کیا۔ آپ نے فرمایا مجھے معاف رکھو۔ تب قاصد نے یہ مذکورہ آیت پڑھی آپ نے آیت شریف سُن کر فرمایا کہ جاؤ محمود سے کہہ دو کہ میں اَطِیْعُوا اللّٰہَ میں اسقدر مستغرق ہوں کہ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ سے شرمساری اور ندامت رکھتا ہوں پھر اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کا تو ذکر ہی کیا ہے؟ قاصد یہ سن کر محمود غزنوی کے پاس واپس آیا اور کل حال جو آپ نے فرمایا تھا سنایا۔ محمود کا یہ سُن کر دل بھر آیا اور کہا چلو ہم ہی اُن کی زیارت کو وہاں چلیں۔ وہ فقیر تو اُن لوگوں میں سے نہیں ہے جو ہم نے خیال کیا تھا۔ پھر محمود نے اپنا شاہانہ لباس اپنے غلام ایاز کو پہنایا اور ایاز کا اپنا غلامانہ لباس اور تلوار خود آپ پہن لیا۔ اور دس لونڈیوں کو مردانہ لباس پہنا کر اپنے ہمراہ لیا۔ اور خود بھی اس جماعت کے ساتھ ہتھیار پہن کر غلامانہ صورت میں حضرت کی خدمت میں روانہ ہوا۔ جب آپ کے دروازہ کے اندر آیا السلام علیکم کہا حضرت خواجہ نے وعلیکم السلام کہا۔ مگر تعظیم کو کھڑے نہ ہوئے۔ اور محمود کی طرف جو کہ غلام کے لباس میں تھا متوجہ ہوئے۔ اور ایاز جو کہ شاہانہ لباس میں تھا مطلق توجہ نہ کی محمود نے کہا کہ آپ نے بادشاہ کی تعظیم نہیں کی۔ تب آپ نے فرمایا میاں یہ تو تمام دام اور فریب ہے۔ محمود نے جواب دیا کہ ہاں بیشک دام اور پھندہ ہے مگر آپ جیسے پرندے نہیں ہیں جو اس دام اور پھندے میں گرفتار ہو جائیں۔ پھر آپ نے محمود کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ آگے آؤ۔ جب محمود آگے ہوا اور عرض کیا کہ حضرت کچھ فرمائیے۔ آپ نے فرمایا اے محمود پہلے ان دس نامحرموں کو باہر بھیجدے۔ محمود نے اشارہ کیا اور سب لونڈیاں باہر چلی گئیں۔ پھر محمود نے کہا کہ حضرت کوئی نقل و حکایت حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت سلطان العارفین بایزید نے فرمایا ہے کہ جس نے مجھے دیکھا اُس نے بدبختی سے نجات پائی۔ تب محمود نے عرض کیا کہ کیا

Marfat.com

بایزید کا درجہ سلطان الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی زیادہ ہے؟ کہ ابولہب اور ابوجہل اور کئی منکروں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ اور بدبخت کے بدبخت ہی رہے۔ تب حضرت خواجہ ابوالحسن نے محمود کو اُسکے جواب میں فرمایا کہ اے محمود دیکھ ادب کا لحاظ رکھ اور اپنی یہ لن ترانی اپنے ہی پاس رہنے دے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سوائے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کسی نے نہیں دیکھا اور فرمایا اے محمود دیکھ۔ میری اس بات پر یہ دلیل ہے۔ وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ یعنی اے محبوب تو اُن کو دیکھتا ہے جو تیری طرف نظر کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ تجھ کو نہیں دیکھ سکتے۔ یعنے اے میرے پیارے تیری شان و نورانیت کا کیا کہنا تیری ذات عالی کچھ ایسی ذات نہیں ہے کہ جو جہل کی آنکھوں سے دکھائی دے بلکہ تیری ذات اور شان ایسی ہے کہ جس کے دیکھنے کے لیے باطنی اور دل کی آنکھوں کی ضرورت ہے۔ محمود کو آپکی یہ مدلل بات بہت پسند آئی اور عرض کیا کہ حضور مجھے کچھ نصیحت فرمایئے۔

آپ نے فرمایا اے محمود چار چیزوں کا خیال رکھو۔ اوّل جو چیز کہ شریعت پاک نے منع کی ہو اُس چیز سے پرہیز کرو۔ دوّم نماز باجماعت پڑھو۔ سوم سخاوت کرو۔ چہارم خدائے تعالےٰ کی مخلوق پر شفقت اور مہربانی کرو۔ پھر محمود نے عرض کیا کہ آپ میرے لیے دعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں ہمیشہ یہ دعا کرتا ہوں۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ محمود نے عرض کیا کہ دعای خاص فرمایئے۔ آپ نے فرمایا کہ اے محمود! تیری عاقبت محمود ہو۔ پھر محمود نے ایک تھیلی اشرفیوں کی نذر کی۔ تب آپ نے جو کی خشک روٹی آگے رکھ کر فرمایا کہ اسے کھاؤ محمود نے آپ کے ارشاد سوافق لقمہ توڑ کر منہ میں رکھا محمود اُس لقمہ کو دیر تک چباتا رہا مگر حلق سے نیچے نہ اترتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ نوالہ حلق میں اٹکتا ہے۔ محمود نے کہا کہ ہاں! آپ نے فرمایا کہ تو چاہتا ہے کہ میرے بھی حلق میں یہ اشرفیوں کا توڑا اسی طرح اٹکے۔ اے محمود اس کو اُٹھالے کیونکہ میں اس کو طلاق دے چکا ہوں۔ پھر محمود نے کہا کہ اچھا آپ اپنا تبرک تو مجھکو عنایت فرمائیں۔ تب آپ نے اپنا ایک پیراہن محمود کو دیا محمود نے رخصت کے وقت عرض کیا کہ حضرت آپ کی خانقاہ شریف بہت ہی خوب ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اتنی بڑی سلطنت کے ہوتے ہوئے کیا اس فقیر کی جھونپڑی کے بھی خواہاں ہو۔ جب محمود جانے کو اُٹھا آپ اُس کی تعظیم کو کھڑے ہوگئے محمود نے کہا کہ حضرت جب میں آیا تو آپ نے توجہ نہ کی اب یہ تعظیم کیسی؟ اور اس بخشش و نظر رحمت کا باعث کیا ہے۔

آپ نے فرمایا آتے وقت تو تو بادشاہی خیال اور امتحان کو آیا تھا۔ اور اب جاتے وقت انکساری اور درویشی کے ساتھ جاتا ہے۔ اور فقیری کا آفتاب تیرے چہرے پر چمکتا ہے۔ اسلیئے اول مرتبہ تیری بادشاہی کی وجہ سے نہیں کھڑا ہوا۔ اور اب تیری درویشی اور فقیری کی وجہ سے کھڑا ہوا ہوں۔ اِسکے بعد سلطان محمود روانہ ہوا۔

Marfat.com

سبحان اللہ! عاشق خدا کی ایک ساعت کی صحبت نے سلطان محمود کو محمود بنا دیا۔ دنیا کا بادشاہ تو تھا ہی مگر فقیر کے در پر بھیک مانگنے سے آخرت کی بادشاہت بھی ہاتھ آ گئی + اللہ اکبر!

جب محمود غزنوی سومنات پر حملہ آور ہوا تو اُس کو یہ اندیشہ ہوا کہ میری یہاں کہیں شکست تو نہ ہو گی۔ کیونکہ سلطان محمود کے مخالف اور مقابل بڑے ہی زور آور اور سرکش فوج تھی۔ سلطان محمود کو ایکبارگی کچھ خیال آیا اور فوراً گھوڑے پر سے اُتر پڑا۔ اور ایک گوشہ میں جا کر منہ خاک پر رگڑا اور وہی پیراہن کہ جو حضرت خواجہ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ نے اُس کو دیا تھا اُس مبارک پیراہن کو ہاتھ میں لیکر کہا خداوندا جسکا یہ مبارک پیراہن ہے اس کا اور اُسکے پیراہن کا وسیلہ تیرے دربار میں پیش کرتا ہوں۔ مجھ کو اور اسلام کو اسکے وسیلہ سے ان مخالفوں پر فتحمندی عطا فرما۔ جو کچھ مجھ کو یہاں سے مال غنیمت حاصل ہوگا وہ سب درویشوں و فقیروں کی نذر کر دوں گا۔ اللہ اکبر! محمود کا آپ کے مبارک پیراہن کو ہاتھ میں لیکر وسیلہ لینا ہی تھا کہ مخالفوں میں باہم کچھ ایسا شور اور غل اور نااتفاقی پیدا ہوئی کہ خود ہی آپس میں لڑ لڑ کر خون کے فوارے اڑانے لگے۔ اور جہاں جس کا بس چلا وہاں بھاگ نکلا۔ یہانتک کہ اہل اسلام کا لشکر فتحیاب ہو گیا۔ سلطان محمود جب اُس رات کو لیٹا تو خواب میں دیکھتا کیا ہے کہ حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رح فرماتے ہیں کہ اے محمود تو نے اپنی چھوٹے سے کام کے لیئے حضرت جل جلالہ کی بارگاہ میں خرقہ کا طفیل دیا۔ یہ خوب نہیں کیا۔ اے غافل اگر تو اس وقت میں یہ درخواست کرتا کہ اس خرقہ کی طفیل میں سارے کفار مسلمان ہو جائیں؟ تو سب کے سب مسلمان ہو جاتے + اللہ اکبر!

ایک بار آپ فرماتے تھے کہ الٰہی ملک الموت کو میرے پاس نہ بھیجے گا۔ اس لیے کہ میں ملک الموت کو جان نہیں دوں گا! کیونکہ میں نے ملک الموت سے جان نہیں لی ہے کہ جو واپس اُسکو دوں۔ ہاں میری جان تجھ سے لی ہے تو تجھے ہی دوں گا۔ اللہ اکبر! آپ نے فرمایا کہ میں نے تین چیزوں کی غایت کو نہ جانا۔ ایک تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مراتب اور درجوں کی غایت اور نہایت کو دوسرے نفس کے مکر کے درجہ کی غایت اور نہایت کو تیسرے معرفت کی غایت اور نہایت کو + اللہ اکبر!

اور آپ نے فرمایا۔ کہ میرے دل میں عشق الٰہی کا یہ کچھ درد ہے۔ اگر اس عشق الٰہی کے درد کا ایک قطرہ میرے دل سے باہر ٹپک پڑے تو تمام جہان میں وہ طوفان برپا ہو۔ کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں ہوا تھا نقل ہے۔ کہ ایک مرتبہ حضرت خواجہ ابوالحسنؒ مع جماعت کثیر درویشان خانقاہ میں ہی سات روز گذر گئے کہ کچھ کھانے کو نہ ملا۔ ایک شخص آٹا اور ایک بکری لایا۔ اور آواز دی کہ صوفیوں کے لیئے لایا ہوں۔ حضرت خواجہ نے فرمایا۔ کہ تم میں سے جو صوفی ہو سو لے لے۔ میری تو ہمت نہیں کہ صوفی ہونے کا دعویٰ کروں۔ غرضکہ کسی شخص نے

Marfat.com

بھی نہ لیا۔ اور وہ شخص ہر دو بس واپس لے گیا۔ ذیل میں چند ارشادات اور ملفوظات درج کیے جاتے ہیں +

اَللّٰہُ اَکْبَرُ! آپ نے فرمایا کہ تہتر سال میں نے اس طرح حق تعالیٰ کے ساتھ زندگی بسر کی کہ ایک سجدہ بھی شریعت اور فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہیں کیا۔ اور ایک سانس بھی شرع شریف کے حکم بغیر نفس کی موافقت پر نہ لیا ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ!

اور فرمایا کہ کبھی میرے دل کے ایک گوشہ میں وہ قوت اور طاقت رب العزت کی طرف سے پیدا ہوتی ہے کہ اگر چاہوں تو آسمان کو پکڑ کر گھسیٹ لوں! اور اگر چاہوں تو تحت الثری تک اُتر جاؤں +

اَللّٰہُ اَکْبَرُ! اور فرمایا کہ میں اُس راز و نیاز کو کہ جو حق تعالیٰ کو میرے ساتھ ہے اگر کہوں تو لوگ باور نہ کریں۔ اور جو کچھ کہ حق تعالیٰ کو میرے ساتھ ہے۔ اُس کو کہوں تو گویا ایک آگ ہے کہ روئی میں رکھ دوں تعجب ہے کہ اپنے آپ میں نہ کر اس معشوق حقیقی کا بھید اپنے منہ سے ظاہر کروں۔ اور شرماتا ہوں کہ اس پاک ذات کے روبرو کھڑے ہو کر اُس کا راز کہوں۔ کیونکہ میں تو اس مبارک قافلہ میں ہوں کہ جس کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ !

اور فرمایا کہ ایک مرتبہ تمام روے زمین کے خزانوں کو حاضر کیا اور مجھے دکھائے۔ میں نے کہا کہ خداوندا میں ان خزانوں سے فریفتہ نہ ہونگا۔ پھر حق تعالیٰ کی طرف سے خطاب ہوا کہ اے فقیر ابوالحسن! دنیا اور آخرت میں تجھے حصہ نہیں ہے اور ان دونو کے عوض میں میں تیرا خدا ہوں +

اَللّٰہُ اَکْبَرُ! آپ نے فرمایا کہ جب سے میں نے دنیا سے ہاتھ اُٹھایا تب سے اُس کی طرف ہرگز نہیں گیا ہوں۔ اور جب سے میں نے اللہ کہا ہے تب سے کسی مخلوق کی طرف متوجہ نہیں ہوا ہوں + اَللّٰہُ اَکْبَرُ

آپ نے ایک شخص سے فرمایا کہ تو حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ رہنا چاہتا ہے؟ اُس نے کہا ہاں! تب آپ نے فرمایا اے غافل! اپنی عمر کے ساٹھ برس تو تُو نے برباد کیے۔ اب جس نے کہ تجھے پیدا کیا۔ اُس کی محبت کو چھوڑ کر حضرت خضر علیہ السلام کی محبت کا خواہاں بنا ہے۔ اے ساٹھ برس کے بڈھے سُن لے کہ جب سے مجھے اللہ رب العزت کی صحبت ہوئی ہے تب سے مجھے کبھی بھی آرزو نہیں ہوئی کہ کسی مخلوق کے ساتھ صحبت رکھوں۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ!

آپ نے فرمایا کہ میں نے عافیت تنہائی میں پائی اور سلامتی خاموشی میں۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

آپ نے فرمایا کہ میرے دل میں یہ ندا آئی کہ اے ابوالحسن میرے فرمان پر قائم رہ! کیونکہ میں وہ زندہ ہوں کہ کبھی نہ مرونگا۔ اور تجھے ایسی زندگی عطا کرونگا کہ اسکو کبھی زوال نہ ہو۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

آپ نے فرمایا کہ جس نے مجھے پہچانا اور دوست رکھا اُس نے اللہ تعالیٰ کو دوست

Marfat.com

رکھا اور جو کوئی جوانمردوں کی صحبت میں بیٹھا وہ حق سبحانہٗ وتعالٰے کی صحبت میں بیٹھا۔ اللہُ اکبرُ!

اور فرمایا کہ جب میری زبان حق سبحانہٗ وتعالٰے کی توحید اور ذکر میں کشادہ ہوئی تب میں نے آسمانوں اور زمینوں کو دیکھا کہ میرے گرد طواف کرتے تھے اور مخلوق اس بات سے بے خبر ہے۔

اللہُ اکبرُ! آپ نے فرمایا کہ صبح کو عالم علم کی زیادتی اور زاہد زہد کی زیادتی چاہتا ہے۔ اور ابوالحسن اس فکر میں ہوتا ہے کہ ایک مسلمان بھائی کے دل میں ایک قسم کی مسرت اور خوشی پہنچاوے۔

اللہُ اکبرُ۔ اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص میرے پاس آئے اُسے لازم ہے کہ میرے ساتھ جبتک ایسا اعتقاد نہ رکھے کہ قیامت کے روز جب میں کھڑا ہوں گا۔ جب تک کہ اُس کو نجات نہ دلواؤں گا تب تک بہشت میں قدم نہ رکھوں گا۔ اگر ایسا اعتقاد مجھ سے نہیں رکھتا ہے تو اُسے کہدو کہ یہاں مت آیا کرے اور مجھے سلام مت کرے۔

اللہُ اکبرُ! آپ نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ تعالٰے نے میری طرف خطاب کیا کہ جنھوں نے تیری نہر سے پانی پیا ہے اُن سب کو تیری طفیل ہم نے بخشدیا +

راوی کہتا ہے کہ اس بات میں کچھ شک وشبہ نہیں۔ کیونکہ اللہ والوں کا کلام اور اُن کے مُنہ سے نکلی ہوئی مبارک بات وہ حقیقت میں کلام خدا اور خدائے پاک ہی کا سخن ہوتا ہے +

	گفتنِ او گفتۂ اللہ بود		گرچہ از حلقوم عبداللہ بود	

اب خواجہ ابوالحسن علیہ الرحمۃ کی زبان سے یہ خوشخبری خاندان نقشبندیہ کے مریدوں کو سُنا رہے ہیں کہ جنھوں نے اس نہر سے پانی پیا ہے۔ اُن سب کو اللہ سبحانہٗ وتعالٰے نے میری طفیل بخشدیا ہے (حدیث قدسی) لَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ کُنْتُ سَمْعَہٗ وَیَدَہٗ وَبَصَرَہٗ وَلِسَانَہٗ فَبِیْ یَسْمَعُ وَبِیْ یَبْصُرُ وَبِیْ یَبْطِشُ وَبِیْ یَنْطِقُ (ترجمہ) یعنے اللہ تعالٰے فرماتا ہے کہ جب کوئی بندہ میرا مقرب ہو جاتا ہے تو میں اُس بندہ کو اپنا دوست بنا لیتا ہوں۔ اور جس وقت میں نے دوست بنا لیا تو میں اُس بندہ کے کان اور آنکھیں اور ہاتھ اور زبان بن جاتا ہوں حتی کہ وہ میرے ہی کانوں سے سنتا ہے اور میری آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ اور میرے ہی ہاتھ سے پکڑتا ہے۔ اور میری ہی زبان سے بولتا ہے۔ یہ انہی کی شان میں ہے۔ اللہُ اکبرُ حضرت خواجہ ابوالحسنؒ نے فرمایا کہ قیامت کے روز ہر شخص کا تعلق اور علاقہ ٹوٹ جائے گا۔ مگر وہ علاقہ کہ میرے اور تیرے درمیان ہے ہرگز نہیں ٹوٹے گا۔ اے اللہ اپنے فضل سے مجھے ایسے مقام میں رکھ۔ کہ میری خودی درمیان نہ رہے۔ اور سب کچھ تو ہی تو ہو + اللہُ اکبرُ!

فرمایا خداوندا میں ہر جگہ تیرا بندہ ہوں اور تیرے محبوب حضرت سلطان الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چاکر اور غلام ہوں اور تیری مخلوق کا خدمت گذار ہوں۔ اللہُ اکبرُ!

Marfat.com

فرمایا کہ خداوندا! جب تو مجھے یاد کرے تو میری جان تیری یاد پر قربان ہو جیو اور جب میرا دل تجھے یاد کرے تو میرا تن وجان میرے دل پر قربان ہو جائے۔ اور فرمایا تو نے مجھے اپنے واسطے پیدا کیا ہے اور میں ماں کے پیٹ سے تیرے ہی واسطے پیدا ہوا ہوں۔ مجھے کسی مخلوق کا شکار مت کر اے خداوند بعض تیرے بندے نماز اور طاعت کو دوست رکھتے ہیں اور بعض حج اور جہاد کو اور بعضے علم اور سجادے کو مگر اے پاک ذات مجھے تو تو ایسا کر دے کہ میری زندگی اور دوستی سوائے تیری ذات پاک کے نہ ہو اللہ اکبر!

اور کہا الٰہی ایک جماعت ہے کہ قیامت کے روز شہید اُٹھے گی۔ اور وہ جماعت وہ ہے کہ جو تیری راہ میں مقتول ہوئی ہے۔ مگر میں قیامت کے روز وہ شہید ہوں گا۔ کہ تیرے شوق اور عشق کا مقتول ہوں گا اور اے میرے معشوق تیرے عشق کا میں ایسا درد رکھتا ہوں۔ کہ جب تک تیری ہستی باقی ہے میرا درد بھی باقی ہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ!

اور فرمایا کہ خبردار! آسان سمجھ کر یہ نہ کہہ دینا کہ میں مرد ہوں۔ جب تک کہ ستر برس تک اپنا معاملہ ایسا نہ دیکھے کہ تکبیر تحریمہ تو خراسان میں کہے اور سلام کعبہ میں پھیرے۔ اور عرش اعلےٰ سے تحت الثریٰ تک جب تک کہ تو نماز میں نہ دیکھے تب تک تو دل میں سمجھ لے کہ میں بے نماز اور نامرد ہوں + اَللّٰہُ اَکْبَرُ!

اور فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا کہ سال بھر سجدہ میں رہتا تھا اور دوسرا دو سال تک سجدہ میں رہتا۔ لیکن سبحان اللہ مشاہدہ تو یہی ہے کہ جو امت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نصیب ہوا ہے کہ بندہ کی ایک ساعت کی فکر اُن کے سال بھر کے سجدہ کے برابر ہوتی ہے + اَللّٰہُ اَکْبَرُ!

اور فرمایا کہ حق تعالےٰ کے رُوئے زمین پر ایسے بندے ہیں کہ توحید کی قوت سے اُن کے دل میں ایک ایسی تجلی روشن ہے کہ اگر عرش اعلےٰ سے تحت الثریٰ تک جو کچھ ہے اس تمام موجودات پر اگر وہ تجلی روشن ہو جائے تو وہ تجلی سب کو اس طرح جلا ڈالے جس طرح مرغ کے پروں کو آگ جلاتی ہے + اَللّٰہُ اَکْبَرُ!

اور فرمایا کہ جو کچھ اولیاء اللہ کے اندر ہوتا ہے اگر اُس میں سے ذرہ کے برابر اُن کے لبوں سے باہر آجائے تو تمام زمین و آسمان کی مخلوق گھبرا جائے + اَللّٰہُ اَکْبَرُ!

فرمایا دوست جب کہ اپنے دوست کے پاس حاضر ہوتا ہے تو خود سے فراموش ہو کر اپنے دوست کو دیکھتا ہے + اَللّٰہُ اَکْبَرُ!

اور فرمایا کہ جوان مردوں کی آنکھیں عالم غیب پر لگی رہتی ہیں تاکہ عالم غیب سے وہ چیزیں اُن کے دل پر نازل ہوں کہ جس چیز کا ذائقہ انبیاء و اولیاء نے چکھا ہے اور یہی اُس مبارک چیز کا ذائقہ چکھیں + اَللّٰہُ اَکْبَرُ! اور فرمایا کہ فرشتے تین جگہ اولیاء اللہ سے ہیبت اور دہشت رکھتے ہیں ایک تو ملک الموت

Marfat.com

نزع کے وقت میں۔ دوسرے کراماً کاتبین لکھنے کے وقت میں۔ تیسرے منکر نکیر سوال کے وقت میں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ فرمایا کہ اس طرح زندگانی بسر کرو کہ کراماً کاتبین کو واپس بھیجدو۔ اگر اس طرح نہیں کر سکتے ہو تو اس طرح زندگانی ضرور بسر کرو کہ رات کے وقت تو اُن کے ہاتھ سے دیوان لے لو۔ اور جس کو چاہو مٹادو۔ اور جسکو چاہو لکھدو۔ اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو سب سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ ایسے تو بن جاؤ کہ جب فرشتے حق تعالیٰ کے حضور میں واپس لوٹ کر جائیں تو عرض کریں کہ اُس نے نیکی کی ہے اور بدی سے باز رہا ہے اَللّٰھُمَّ تَوْفِیْقَنَا۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ! فرمایا کہ حق جل جلالہ ہر مؤمن کو چالیس فرشتوں کی ہیبت اور رعب عطا کرتا ہے اور یہ کمتر درجہ ہے اور اُس ہیبت کو لوگوں سے پوشیدہ رکھتا ہے تاکہ خلقت اُن سے ملے جُلے +

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور فرمایا۔ کہ علی دہقان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ آدمی فضول سوچ بچار کرنے سے دو برس کی راہ تک اللہ رب العزۃ سے دور جا پڑتا ہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ! فرمایا کہ جو دل اللہ تعالےٰ کے درد میں مبتلا ہوا سبحان اللہ وہ دل تو نہایت ہی مبارک دل ہے اس لیے کہ اس درد کی شفا بھی اللہ تعالےٰ سے ہے +

اَللّٰہُ اَکْبَرُ! اور فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ جو کوئی اپنی زندگی بسر کرتا ہے۔ تو دیکھنے کے قابل جو چیزیں ہیں اُن سب کو دیکھتا ہے۔ اور سننے کے قابل جو باتیں ہیں اُن سب کو سنتا ہے۔ اور کرنے کے لائق جو کام ہیں اُن سب کو کرتا ہے۔ اور جاننے کے لائق جو باتیں ہیں اُن سب کو جانتا ہے +

اَللّٰہُ اَکْبَرُ! فرمایا کہ جبتک تو دنیا کا طالب رہے گا دنیا تجھ پر بادشاہ رہے گی اور جب تو دنیا سے مُنہ پھیرے گا۔ تو اُس وقت دنیا پر بادشاہ ہوگا۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ! فرمایا جس طرح تجھ سے وقت سے پہلے نماز نہیں طلب کرتے ہیں تو اسی طرح تو بھی وقت سے پہلے روزی مت طلب کر +

اَللّٰہُ اَکْبَرُ! اور فرمایا کہ جواں مردی ایک ایسا دریا ہے کہ تین چشمے اُس سے جاری ہیں۔ ایک سخاوت دوسرا خلق خدا پر شفقت۔ تیسرا خلق سے بے پرواہی اور خالق سے پرواہ اور آشنائی +

اَللّٰہُ اَکْبَرُ! اور فرمایا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرے دل کے نور حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے بے نہایت اور معرفت الٰہی کے دریا تھے کہ اگر ایک قطرہ اس دریا سے باہر آتا تو تمام عالم اور زمین اور دنیا کے رہنے والے غرق ہو جاتے۔ اور جس قافلہ میں کہ ابو الحسنؒ ہے اُس قافلہ کا مقدمہ اور پیشرو اللہ رب العزت ہے اور بعد رب العزت کے میرے سردار اور میرے پیشوا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ان دونوں کے درمیان کلام مجید اور سنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور بعد ان کے متابعت صحابہ کرام و فضلائے عظام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم الی یوم القیامۃ وہ لوگ بہت ہی بانصیب ہیں جو اس مبارک قافلہ میں ہوتے ہوئے اُن کے دل مبارک حضرات سے ایک دوسرے کے ساتھ لگے ہوئے ہیں +

Marfat.com

اللهُ اَکبرُ۔ آپ نے فرمایا کہ تو کب تک اپنے آپ کو صاحب رائے اور اہل حدیث کہتا رہے گا۔ ایک بار اللہ کہدے اور جس کا کہ قرآن پاک اور حدیث پاک ہے اُس کا ہو جا +

اللہُ اَکبرُ! اور آپ نے فرمایا۔ کہ جب تو نیکوں کا ذکر کرتا ہے۔ تو اُس وقت ایک سفید نورانی ابر آتا ہے اور نیکوں کے ذکر کرنے والے پر اس نورانی ابر سے رحمت برستی ہے۔ اور جب اللہ جل جلالہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک ہرا ابر چڑھ کر آتا ہے۔ اور اس اللہ جل جلالہ کے ذکر کرنے والے پر اُس ہرے ابر سے عشق برستا ہے۔ اور اس ذاکر کا دل اور دل کی کھیتی ہری بھری ہو جاتی ہے +

اللہُ اَکبرُ! اور فرمایا کہ یہ عرفان الٰہی اور عشق الٰہی کے دریا میں لاکھوں کشتیاں کنارے پر ہی غرق ہوگئی ہیں۔ اور ایک کشتی بھی دریا کے اندر نہ جا سکی۔ ہاں میاں یہاں تو اللہ ہی اللہ ہے اور بس +

اللہُ اَکبرُ! اور فرمایا کہ دین کو شیطان سے اتنا نقصان نہیں پہنچتا جتنا کہ دو آدمیوں سے نقصان پہنچتا ہے۔ ایک تو اُس عالم سے کہ جو حرص رکھتا ہو۔ اور دوسرے اُس زاہد سے جو بے علم ہو +

اللہُ اَکبرُ! اور فرمایا کہ مومن کی زیارت کرنا سو حج کے ثواب کے برابر ہے۔ اور ہزار دینار کے صدقہ کرنے سے زیادہ ہے۔ اور جب مومن کی زیارت نصیب ہو تو یقین جانیں کہ اللہ پاک نے اس پر رحمت فرمائی ہے +

اللہُ اَکبرُ! لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ اللہ تعالےٰ کو آپ نے کہاں دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہاں دیکھا ہے جہاں اپنے آپ کو نہ دیکھا۔ اللہُ اَکبرُ! اور آپ نے فرمایا کہ بہت روؤ اور کم ہنسو اور بہت خاموش ہو کم بولو۔ اور بہت داد و دہش کرو۔ اور کم کھاؤ۔ اور کم سوؤ۔ اللہُ اَکبرُ! اور فرمایا کہ وہ شخص جس کی کہ رات اور دن بغیر کسی مومن کے ایذا دینے اور ستانے سے بسر ہوئی تو گویا وہ اس رات و دن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت بابرکت میں رہا۔ اور کوئی شخص اگر کسی مومن کو آزار پہنچاتا ہے تو اللہ رب العزت اس کی اس روز کی عبادت کو قبول نہیں کرتا۔ اللہُ اَکبرُ! اور فرمایا کہ جو اس جہان میں حق تعالےٰ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم سے شرم و حیا رکھتا ہے تو اس جہان میں بھی حق تعالےٰ اُس سے شرم رکھے گا +

اللہُ اَکبرُ! اور فرمایا کہ ٹاٹ پہننے اور مرقع رکھنے والے بہت ہیں۔ لیکن اس پاک ذات کے یہاں تو سچائی دل کی اور اخلاص عمل کو دخل ہے۔ اور نہ ہر دغا باز کو۔ کیونکہ اگر ٹاٹ پہننے اور جَو کی روٹی کھانے ہی پر صوفی بننا منحصر ہے تو ضرور ہے کہ تمام اُون والے اور جو کھانے والے جانور سب کے سب صوفی ہوتے +

اللہُ اَکبرُ! اور فرمایا کہ اپنی ساری عمر میں ایک بار بھی تو نے اپنے خدا کو ناخوش کیا ہو تو تجھے لازم ہے کہ اپنی ساری باقی عمر اس کی معذرت میں روتا رہے۔ کیونکہ اگر معاف بھی کر دے تب بھی یہ حسرت کا داغ رہے گا ہائے میں نے کیوں خداوند جل جلالہ واعظم شانہ کو کیوں ناراض کیا +

Marfat.com

اَللّٰہُ اَکْبَرُ! اور فرمایا کہ عالم علم کو اختیار کرتا ہے اور زاہد زہد کو اختیار کرتا ہے اور عابد عبادت کو اختیار کرتا ہے اور یہ لوگ ان چیزوں کو اللہ رب العزت تک پہنچنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ مگر خبردار ہوشیار ہو جاؤ اور میری اس بات کو دل کے کانوں سے سُن لو کہ تم تو سوائے کسی پاکی کے کسی چیز کو پسند نہ کیجیو۔ اور پاکی کو ہی اللہ رب العزت تک پہنچنے کا ذریعہ سمجھو۔ کیونکہ اس کی ذات پاک ہے وہ تو پاکی کو ہی پسند کرے گا۔ اللہ بس اللہ بس اللہ بس باقی ہوس۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ! فرمایا کہ سختی اور خوشی تو تب ہی تک ہے کہ جب تک تو مخلوق کے ساتھ ہے اور جب تو نے مخلوق کو ترک کیا اور بشریت سے درگذرا پھر تو اے پیارے تیری زندگی خدا ہی کے ساتھ ہے +

اَللّٰہُ اَکْبَرُ! اور فرمایا میرا نہ تن ہے اور نہ دل ہے اور نہ زبان ہے میری ان تینوں چیزوں پر تو اللہ ہی اللہ ہے اور میرے لیے نہ دنیا ہے نہ آخرت ہے۔ میرا تو معشوق اللہ ہی اللہ ہے +

اَللّٰہُ اَکْبَرُ! آپ نے ایک عقلمند سے سوال کیا۔ کہ تو خدائے پاک کو دوست رکھتا ہے یا کہ خدائے پاک تجھکو دوست رکھتا ہے۔ اُس نے کہا کہ میں خدائے تعالٰے کو دوست رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا! جا اُس اپنے دوست کے گرد گھوم کیونکہ جو کوئی کسی کو دوست رکھتا ہے اُس کے پیچھے پیچھے پھرتا ہے۔ تو بھی اپنے دوست کے پیچھے پھر کہ ایک روز مراد کو پہنچے گا +

اَللّٰہُ اَکْبَرُ! آپ نے فرمایا۔ کہ لوگ کہتے ہیں الٰہی تین موقعہ پر ہماری مدد فرما۔ یعنے جان کنی کے وقت قبر میں اور قیامت کے روز۔ مگر میں کہتا ہوں کہ خداوندا ہر وقت تو میری مدد اور دستگیری فرما +

اَللّٰہُ اَکْبَرُ! محمد بن حسین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں بیمار تھا اور جان کنی کے غم سے نہایت غمگین تھا اتنے میں خواجہ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ اے محمد بن حسین! کیوں گھبراتے ہو خدائے پاک کے فضل سے تم اچھے ہونے والے ہو۔ اور فرمایا کہ موت سے ہرگز ڈرنا نہیں۔ اور دیکھو اگر میں تم سے تیس برس پہلے بھی انتقال کر جاؤں گا تب بھی تمہاری جان کنی کے وقت انشاء اللہ تعالٰے حاضر ہو جاؤں گا۔ حضرت محمد بن حسینؒ کہتے ہیں کہ میں اچھا ہو گیا +

اور جب کہ حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی علیہؒ کی وفات کو تیس برس ہو چکے تھے۔ کہ محمد بن حسینؒ کی جان کنی کی حالت آگئی اور یکایک محمد بن حسینؒ جان کنی کی حالت میں مُؤدب سیدھے کھڑے ہو گئے۔ اور کہنے لگے کہ آپ پر وعلیکم السلام تب اُن کے صاحبزادے نے پُوچھا کہ حضرت آپ کس کو دیکھتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ بیٹا! شیخ ابو الحسن خرقانی رحؒ اپنے وعدہ کے موافق بہت مدت کے بعد تشریف لائے ہیں۔ اور یہ تشریف لانا اس لیے ہوا ہے کہ میں موت سے نہ ڈروں اور ایک نورانی جماعت آپ کے ساتھ جوان مردوں کی ہے۔ یہ کہا اور جان بحق تسلیم ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ +

Marfat.com

اَللّٰهُ اَکۡبَرُ لوگوں نے پوچھا کہ حضرت آپ کو موت کا خوف ہے یا نہیں تب آپ نے فرمایا کہ مردے کو موت سے خوف کہاں۔ اور ساتھ میں یہ بھی سمجھ لو کہ اللہ تعالےٰ نے جو وعید کہ موت اور قیامت اور دوزخ وغیرہ سے فرمائی ہے۔ وہ وعید میرے رنج اور مصیبت کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ اور جو وعدہ کہ اللہ تعالےٰ نے آسائش اور راحت اور جنت وغیرہ کا کیا ہے۔ وہ میری امید کے مقابل کچھ بھی نہیں ہے کسی نے آپ سے پوچھا صدق کسے کہتے ہیں۔ فرمایا صدق یہ ہے کہ دل باتیں کرے۔ یعنے وہ بات کہے کہ جو دل میں ہو کسی نے دریافت کیا کہ اخلاص کس کو کہتے ہیں۔ فرمایا جو کچھ تو اللہ تعالےٰ کے واسطے کرے وہ اخلاص ہے اور جو خلق کے واسطے کرے وہ ریا ہے۔ اور فرمایا کہ ایسے آدمی کے پاس مت بیٹھو کہ تم اللہ کہو اور وہ کچھ اور کہے۔ اور فرمایا کہ اندوہ پیدا کرو کہ تیری آنکھ سے پانی نکلے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ بندۂ گریاں اور بریاں کو دوست رکھتا ہے +

اَللّٰهُ اَکۡبَرُ اور فرمایا کہ کوئی شخص سرود بجائے اور اُس کے ذریعہ خدا کو چاہے اُس سے بہتر یہ ہے کہ قرآن پڑھے اور خدا کو چاہے۔ اَللّٰهُ اَکۡبَرُ۔ اور فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وارث وہی شخص ہو سکتا ہے کہ آپ کے فعل کی اقتدا کرے نہ کہ وہ کاغذ سیاہ کرے +

اَللّٰهُ اَکۡبَرُ فرمایا شبلی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ نہ چاہوں (آپ نے فرمایا یہ بھی ایک خواہش ہے) اَللّٰهُ اَکۡبَرُ اور فرمایا کہ چالیس سال گذرے کہ میرا نفس ٹھنڈے پانی اور ترش چھاچھ کو چاہتا ہے ابھی تک نہیں دیا۔ اَللّٰهُ اَکۡبَرُ فرمایا۔ نماز روزہ سب کرتے ہیں۔ لیکن مرد وہ ہے کہ ساٹھ سال گذر جائیں اور بائیں جانب کا فرشتہ کچھ نہ لکھے کہ اُس کو اُس سے اللہ تعالےٰ کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے۔ فرمایا۔ درویش وہ ہے کہ دنیا اور عاقبت کی رغبت نہ کرے کیونکہ یہ ایسی چیزیں نہیں کہ ان کا دل سے تعلق ہو۔

فرمایا۔ مردوں کا کام طہارت سے بلند ہونا ہے نہ کثرت کام سے۔ اَللّٰهُ اَکۡبَرُ! فرمایا جس دل میں اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ اور بھی ہو وہ بھی مردہ ہے۔ اگرچہ سراپا طاعت ہی ہو۔ اَللّٰهُ اَکۡبَرُ۔ فرمایا تمام جہان کی نعمتوں کا لقمہ بنا کر مہمان کے منہ میں کھلائے پھر بھی اس کا حق ادا نہیں ہوا۔ اور فرمایا سب سے بہتر کام وہ ہے جس میں اندیشہ خلق نہ ہو۔ اور سب سے حلال لقمہ وہ ہے جو اپنی کوشش سے ہو۔ اور سب سے بہتر وہ رفیق ہے کہ اُسکی زندگانی اللہ کے واسطے ہو۔ فرمایا اللہ تعالےٰ کی دوستی اُس شخص کے دل میں نہیں ہوتی جس کو خلق پر شفقت نہیں ہوتی۔ اَللّٰهُ اَکۡبَرُ! اور فرمایا بہت سے ایسے آدمی ہیں جو زمین پہ چلتے ہیں وہ مردہ ہیں۔ اور بہت سے ایسے شخص ہیں جو زمین کے اندر سوئے ہیں وہ زندہ ہیں +

اَللّٰهُ اَکۡبَرُ! اور فرمایا ایک روز الہام ہوا کہ جو کوئی تیری مسجد میں آئے گا اس کا گوشت دوست آتش دوزخ پر حرام ہوا اور جو شخص تیری مسجد میں دو رکعت نماز تیری زندگی میں یا تیرے بعد ادا کرے قیامت کے

Marfat.com

دن خندوں بیں اُٹھے گا۔ اور فرمایا کہ مجھ کو یہ گوارا ہے کہ دُنیا سے قرضدار جاؤں اور قیامت کے دن قرضخواہ وہاں دامن گیر ہوں مگر یہ گوارا نہیں کہ کوئی سائل مجھ سے سوال کرے اور اُس کی حاجت ردّ کروں۔

اللہ اکبر! اور فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے کلام کی حلاوت ولذت نہ چکھی اور دنیا سے چلا گیا۔ وہ گویا تمام بھلائی اور آرام سے محروم ہو گیا۔

اللہ اکبر! ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ مجھے اجازت دیں کہ میں خلق خدا کو دعوت حق دوں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ کی طرف دعوت کرنا۔ خبردار اپنی طرف نہ کرنا۔ اُس نے عرض کیا کہ اپنی طرف کیسے ہوتا ہے۔ فرمایا اپنی طرف کے معنی یہ ہیں کہ اگر کوئی اور شخص اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت کرے اور تجھ کو ناخوش آئے تو یہ علامت اس کی ہے کہ تو اپنی طرف دعوت کرتا ہے۔

سبحان اللہ! آپ کے کلمات اور ارشادات تو کثرت سے ہیں بوجہ طوالت چھوڑ دیئے۔ حضرت رب العزت ہمیں توفیق عمل عطا فرمائے۔ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا اور ان پاک ہستیوں کی محبت ہمیں نصیب ہو۔ آمین!

جب حضرت شیخ ابوالحسن کی وفات نزدیک ہوئی۔ وصیت کی کہ میری قبر تیس گز گہری کھودنا کہ شیخ سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی قبر سے اونچی نہ ہو؛ چنانچہ ایسا ہی ہُوا اور آپ کی وفات بمقام خرقان ۴۲۴ھ ہجری میں ہوئی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

53545

Marfat.com

وقت کی اہم ضرورت

عشقِ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اجاگر کرنا

حضور پُرنور محبوب رب العالمین سید المرسلین حضور سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کا عشق ہی دین میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ ملک میں اس وقت کمیونسٹ اور سوشلسٹ طاقتیں اسلام کو روز بروز کمزور کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

عشقِ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایک ایسی طاقت ہے جسے خریدنا ناممکن ہے۔ وقت کی اہم ترین ضرورت لوگوں کو اسلام کی طرف راغب کرنا ہے اور اس کی یہی ایک صورت ہے کہ اُن کے دلوں میں عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کیا جائے۔ اگر اس وقت لوگوں کے دلوں میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پیدا نہ کیا گیا تو اسلام کی حفاظت مشکل ہی نہیں ناممکن ہو جائے گی۔

آئیے عہد کریں!

کہ مملکتِ خداداد پاکستان کو اسلام کا مضبوط قلعہ بنانے اور نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے لوگوں کے دلوں میں عشقِ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو اجاگر کریں گے۔

Marfat.com

یا اللہ جل جلالہ — یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

یومِ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

اپیل

منانے کی

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ○

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان ○ اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی گرامی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بجا طور پر آپ کے حضور میں اپنے اس لافانی شعر میں ہدیۂ تحسین پیش کیا ہے۔

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان ○ اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

یہ ایک ناقابلِ تردید تاریخی حقیقت ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوؤں کی اس سازش کو کہ ایک نیا فکری دینی اور سیاسی نظام وضع کر کے نعوذ باللہ لوگوں کے دلوں سے اسلام اور ہادیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احترام اور وابستگی کو ختم کر دیا جائے اپنی جرأت مندانہ اور مجاہدانہ بروقت مساعیٔ جمیلہ سے ناکام بنا دیا اور غیر مبہم انداز میں ببانگِ دہل یہ اعلان فرمایا کہ ملتِ اسلامیہ اور شریعتِ اسلامیہ بالکل منفرد اور جداگانہ حیثیت کی حامل ہے اور اس طرح آپ نے دو قومی نظریے کی بنیاد رکھی۔ یہ نظریہ ایک بیج تھا جس نے ۱۹۴۷ء میں پاکستان کے کلِ شاداب کی صورت اختیار کی نیز حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف اثبات النبوۃ لکھ کر رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم سے فرزندانِ توحید کی وابستگی کو مستحکم کیا اور دشمنوں کے ہر قسم کے شکوک و شبہات کا عالمانہ انداز میں ازالہ فرمایا اسی بنا پر حکیم الامت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے انھیں "سرمایۂ ملت کا نگہبان" قرار دیا۔ ہر پاکستانی کا دینی ملی اور اخلاقی فرض ہے کہ وہ یومِ مجدد رحمۃ اللہ علیہ منا کر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کی ترویج و اشاعت کا اہتمام کرے اس لیے جملہ برادرانِ اسلام سے پُرزور اپیل ہے کہ صفر المظفر کا پورا مہینہ ملک کے گوشے گوشے میں امام ربانی کی یاد میں جلسے منعقد کیے جائیں اور آپ کی تعلیمات اور پیغام کو عام کیا جائے !!

الداعی الی الخیر صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

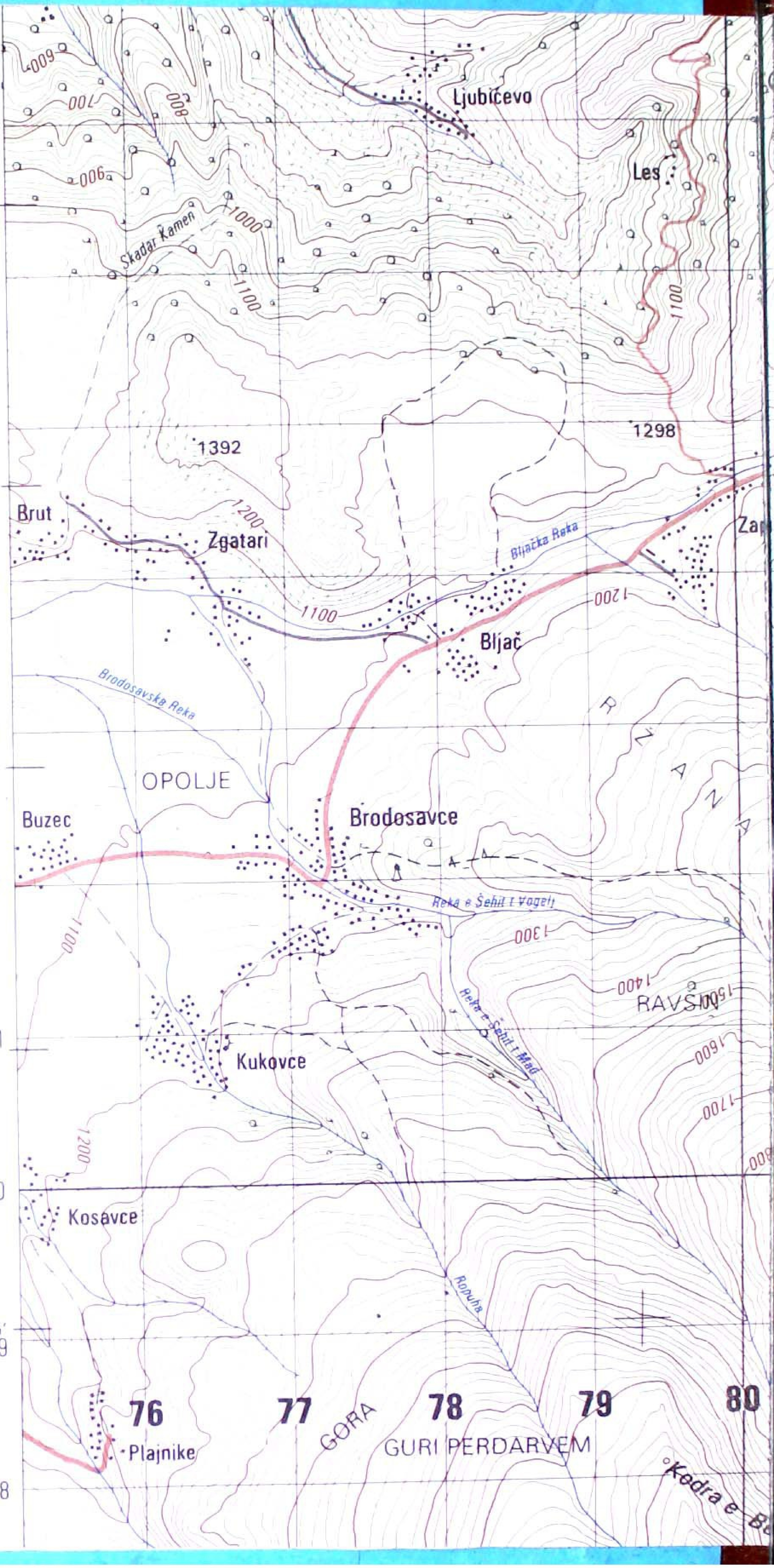
Ljubičevo
Les
Skadar Kamen
1392
1298
Brut
Zgatari
Bljačka Reka
Zap
Bljač
Brodosavska Reka
OPOLJE
Brodosavce
Buzec
Reka e Šehit i Vogeli
RAVŠIN
Kukovce
Kosavce
Ropuha
Plajnike
GORA
GURI PERDARVEM
Kodra e B
76
77
78
79
80
67
66
65
64
63
62
61
4660
05'
59
58

Marfat.com

Marfat.com

نمبر 801
رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی
مرشد ماسٹر محمد حسین بخاری شرقپوری
ذخیرہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com